۱۳
روکر جواب دخترِ زہراؑ نے یہ دیا — اُن کے بھی جو نصیب میں لکھا تھا وہ ہوا
القصہ بی بی وہ جو امیرِ حجاز تھا — اُس کے امیرِ شام نے لکھے خطِ دغا
رہنے دیا نہ اُس کو فلک نے مدینے میں
بچوں کو لے کے نکلا رجب کے مہینے میں

۱۴
آخر کو کربلا میں جو پہنچا وہ بادشاہ — گرد اس کے آن کر ہوئی کفار کی سپاہ
اک دوپہر میں گھر کا گھر اس کا ہوا تباہ — لشکر کو مارا بی بیوں کو لوٹا بے گناہ
اب اس کے ننھے ننھے پسر دستگیر ہیں
وہ بے کفن ہیں اور حرم بھی اسیر ہیں

۱۵
یہ کہہ کے پیٹنے لگی زہراؑ کی نورِ عین — منہ ڈھانپ ڈھانپ کر کے سیدانیوں نے بین
کہنے لگی پھپھی سے سکینہ بشور و شین — واللہ اب یقین ہوا اے خواہرِ حسینؑ
ہے یہ کہانی فاطمہؑ کے نورِ عین کی
سب سرگذشت ہے مرے بابا حسینؑ کی

مرثیہ نمبر ۴۸

۱
چرخِ زبرجدی کی دورنگی کہوں میں کیا — بازارِ شام کا کجی آلِ نبیؑ کجا
زینت طرازِ قصر ہے کنبہ یزید کا — اور در بدر ہے عترتِ سلطانِ دوسرا
ناپاکوں کے لیے وہاں ملبوسِ پاک ہے
یاں بنتِ بوترابؑ کے چہرہ پہ خاک ہے

۲
آئینہ دیکھ دیکھ کے واں شاد ہیں تمام — حیراں یہاں ہے آلِ رسولِ فلک مقام
سرمہ لگا رہی ہیں وہاں سب زنانِ شام — آنسو بہا رہی ہے یہاں عترتِ امام
واں زیرِ لب ہنسی ہے ہر اک خوش لباس کے
یاں ہونٹ خشک ہو رہے ہیں مارے پیاس کے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۳
پازیب واں ہیں پاؤں میں بازو میں نورتن
واں صورتِ عروس بنی ہے ہر ایک زن
یاں بیڑیاں ہیں پاؤں میں اور ہاتھ میں رسن
یاں بال کھولے روتی ہے اک رات کی دلہن

واں رقص نغمہ اور دنوں سے دوچند ہے
اور یاں صدائے ہائے حسینؑ بلند ہے

۴
واں قصر قصر جشن امیرانہ تھا بپا
منہ پھیر کر ہر ایک نے محفل میں رو دیا
یاں پیش حاکم آئے اسیران کربلا
پر ظالم یزید بڑی دیر تک ہنسا

زینبؑ سے بولا گلشن ایماں قلم ہوا
تجھ کو بھی کچھ حسینؑ کے مرنے کا غم ہوا

۵
آنکھوں میں آنسو بھر کے پکاری وہ بے ردا
یہ کلمہ روزِ حشر تو زہراؑ سے پوچھنا
میں کیا جواب دوں تجھے اس باپ کا بھلا
کیا خوب پرسا بھائی کا تو نے مجھے دیا

باتوں سے چاک کرتا ہے کیوں تو جگر مرا
خنجر سے ایک دفعہ اتروا لے سر مرا

۶
یہ کہہ کے اس پلید سے زینبؑ نے رو دیا
محشر کا روز فیصلہ اب اس کا ہوئے گا
سجادؑ بولے چپ رہو کیا بس غریبوں کا
لیکن یزید خوفِ خدا سے نہ کچھ ڈرا

کہنے لگا کہ عیش ہمارے دوچند ہوں
مشکل کشا کی بیٹیاں زنداں میں بند ہوں

۷
سوئے خرابہ آئے اسیرانِ محترم
بلوا کے پاس ہند کو اپنے بصد حشم
اٹھ کر محل سرا میں گیا دشمنِ حرم
سرگرم خواب عیش ہوا بانیٔ ستم

کیا قہر ہے یزید بہ آرام سوتا تھا
کنبہ نبیؐ کا خانۂ زنداں میں روتا تھا

Presented by www.ziaraat.com

۸
جھپکی پلک جو ہند کی دیکھا میان خواب — اُترے ہیں آسمان سے فرشتے پئے عذاب
اِک قدسی بزرگ ہے یوں کر رہا خطاب — اے ہند بھاگ پہلوئے ظالم سے اٹھ شتاب
رونا کیا قبول علیؑ و بتولؑ کا
کاٹا ہے اس لعیں نے کلیجہ رسولؐ کا

۹
اٹھ بیٹھی ہند دیکھ کے یہ غم کا ماجرا — بولی فلک کی سمت کہ کیوں چرخ کج ادا
یہ ظلم و جور آہ پئے آلِ مصطفےٰؐ — یہ کہہ کے پھر وہ خالقِ اکبر سے کی دعا
یا رب تو ٹھنڈا رکھیو کلیجہ بتولؑ کا
روشن رہے چراغ مزار رسولؐ کا

۱۰
فرما کے یا علیؑ اٹھی پھر وہ فلک مقام — بعد از نماز بولی کہ اے ربّ ذوالکرام
ہو خیر و عافیت سے وطن میں مرا امام — پھر کشتیاں طلب کیں بصد عزّ و احتشام
بے چین تھا جو دل شہِ مضطر کے واسطے
تحفے لگائے آلِ پیمبر کے واسطے

۱۱
مولا کے واسطے خزِ مصری کی اک عبا — دستانے بہرِ حضرتِ عبّاسؑ باوفا
خلعت برائے قاسمؑ و اکبرؑ جدا جدا — اور شاہزادیوں کے لئے زیور و ردا
سلکِ گہر سکینۂ مضطر کے واسطے
سونے کی ہنسلیاں علی اصغرؑ کے واسطے

۱۲
لدوا کے قاطروں پہ سب اسباب ایکبار — لکھنے لگی عریضہ پئے شاہِ نامدار
ناگہہ کہا کسی نے کہ اے آسمان وقار — آئے ہیں کچھ اسیر کہیں سے بحالِ زار
پر غل پڑا ہوا ہے یہی شہرِ شام میں
گھر ان کا ہے مدینۂ خیر الانام میں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۳
یہ سن کے آئی پیش یزیدِ جفا شعار
شاہانہ سب جلوس تھا ہمراہ بصد وقار
لیکر رضا چلی سوئے زنداں بحالِ زار
پروائے کینہ جوئی گردونِ بے مدار
یاں ہند پہ تھی شان امیری برس رہی
زینبؑ وہاں تھی ایک ردا کو ترس رہی

۱۴
پہنچی غرض کہ تا درِ زنداں وہ باوقار
ہاں ہاتھ باندھ کر ہو کھڑے سب جدا جدا
بڑھ بڑھ کے لونڈیوں نے اسیروں کو دی صدا
بولی یہ ہند لونڈیوں سے بک رہی ہو کیا
آداب و پاس اُن کا مقدم ہے دہر میں
یہ لوگ رہتے ہیں مرے آقا کے شہر میں

۱۵
یہ کہہ کے قیدیوں کو پکاری وہ خوش خصال
بہرِ سلام اٹھو گی تو ہوگا مجھے ملال
تکلیف کچھ نہ دے ربِّ ذوالجلال
ہے ہے مجھے خود آپ ہے اس بات کا خیال
محبوسِ غم ہیں آب نہیں اور غذا نہیں
کیونکر ہوں آنکھیں چار کہ سر پر ردا نہیں

۱۶
مطلب ہے ملنے آنے سے یاں آکے ہے کام کیا
باشندے تم مدینہ کے ہو میں نے ہے سُنا
تو یہ فلک کرے نہ مصیبت میں مبتلا
گر سچ ہے تو کہو خبرِ سرورِ ہدا
ان روزوں حال سرورِ دلگیر کیا ہے
لوگو مزاج حضرتِ شبیرؑ کیا ہے

۱۷
سب تو رہے خموش پہ زینبؑ نے دی صدا
معلوم کچھ نہیں خبرِ سرورِ ہدا
مدت ہوئی کہ ہم سے ہمارا وطن چھٹا
ہم بھی حسینؑ ہی کے لیے کرتے ہیں بکا
آنسو رواں ہیں فرقتِ شاہِ انام میں
جی ہے لگا حسین علیہ السلام میں

Presented by www.ziaraat.com

۱۸
روکر پکاری ہند کہ تم کون ہو بتاؤ
افسانہ اپنے غم کا مفصل مجھے سناؤ
بس بس خدا کے واسطے آنسو نہ اب بہاؤ
سر تو اٹھاؤ روئے مبارک مجھے دکھاؤ
وہ بولی غم دیا ہے فلک کی ستائی کو
شوہر نے تیرے ذبح کیا میرے بھائی کو

۱۹
ایسی غریبی سے کیا زینبؑ نے یہ بیاں
بے اختیار ہند کے آنسو ہوئے رواں
بولی کہ اب بخاطرِ سلطانِ دوجہاں
میں قید سے چھڑاتی ہوں تم کو بعز و شاں
پر درمیاں دو قبرِ مشرقین کو
پہنچا دو میرا ہدیہ جناب حسینؑ کو

۲۰
منگوا کے پھر وہ کشتیاں بولی بصد بکا
دستانے دو ہیں یہ پئے عباسؑ باوفا
قاسم کا جامہ یہ ہے اکبرؑ کی ہے عبا
کلثوم کی یہ شال یہ زینبؑ کی ہے ردا
ہے اک عبا یہ قابل امام مدینہ کے
اصغر کے ہیں یہ طوق یہ گوہر سکینہؑ کے

۲۱
جب ہند نے یہ نام لئے سب جدا جدا
زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا رو کے یہ کہا
اے ہند بس کلیجہ ہے اب منہ کو آرہا
تحفہ کے لینے والوں نے دنیا سے کی قضا
بے جاں پڑا ہے خاک پہ لشکر امام کا
سر کٹ گیا حسینؑ علیہ السلام کا

بے دست ہیں فرات پہ عباسؑ نامدار
اکبرؑ کے سینہ سے ہوا نیزہ ستم کا پار
گھوڑوں کی ٹاپوں سے تنِ قاسمؑ ہوا فگار
اصغرؑ ہوا نشانۂ تیرِ جفا شعار
زینبؑ کا حال ہو گیا یہ اس زمانے میں
بھائی تو کربلا میں بہن قید خانے میں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۳
یہ سن کے کانپنے لگی وہ عاشقِ خدا
بولی کہ توبہ توبہ یہ کیا آپ نے کہا
قرآن جو تھا گلے میں حمائل بصد صفا
بولی اُسے اُٹھا کے یہ وہ نیک و پارسا
دیکھو تو اس پہ ہاتھ کہ بھوکی ہوں پیاسی ہوں
زینبؑ میں ہی رسولؐ خدا کی نواسی ہوں

۲۴
اے بی بی میں تو خود تمہیں کرتی تھی اب رہا
آلِ نبیؐ بتانے سے کیا فائدہ بھلا
زینبؑ کو غصہ آگیا اُٹھی بصد بکا
منہ کرکے کربلا کی طرف کو یہ دی صدا!
صدیقہ ہوں یہ بات مری مانتی نہیں
بھیا تری بہن یہ مجھے جانتی نہیں

۲۵
جب دخترِ امیرِ عرب نے کئے یہ بین
دیوار پر خرابہ کی آیا سرِ حسینؑ
بولا یہ ہند سے سرِ سلطانِ مشرقین
آلِ نبیؐ کے بخت میں لکھا ہے شور و شین
گردن کٹی ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کی
ہاں ہاں یہی غریب بہن ہے حسینؑ کی

مرثیہ نمبر ۴۹/۲

۱
جب سنی ہند کے آنے کی خبر زینبؑ نے
یاس سے کی سوئے افلاک نظر زینبؑ نے
شرم سے زانو پہ نہیوڑا لیا سر زینبؑ نے
کہا اک ایک سے بادیدۂ تر زینبؑ نے
خاک لے کر مرے چہرہ پہ لگاؤ لوگو
ہند آتی ہے کہیں مجھ کو چھپاؤ لوگو

۲
اب نہ وارث ہے کوئی سر پہ نہ کوئی والی
ہوگیا فاطمہ زہراؑ کا بھرا گھر خالی
سخت جاں رہ گئی ہوں ایک میں رونے والی
اقتدار اس کو ہے اور یاں ہے پریشاں حالی
آئیگی آج یہاں ہند تو ذلت ہوگی
نام لونگی تو بزرگوں کی حقارت ہوگی

Presented by www.ziaraat.com